رسالہ

نیاز مند

جلد ۱ ۱۵؍ جنوری ۱۸۹۱ء نمبر ۵

دربارۂ عام تحقیقات علمی مسائل و مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیزاحباب کے

اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شائستہ اُردو اور مروّج ہندی مین

شائع کیا

یہ پانچوان رسالہ نیاز مند ہی جسمین معمول نے سلطان الاذکار کا مشرح اور

مفصّل بیان علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کی حالت مین حرف بحرف اس طرح

بیان کیا اور اس طریقہ کے نفع نقصان سے پبلک کو آگاہ کیا ہی

مطبع میڈیکل پریس آگرہ مین امیرالدین احمد کے اہتمام سے چھپا

ضوابط

۱- یہ رسالہ ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہی۔

۲- قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول ڈاک صرف تین روپیہ اور مابعد پانچ روپیہ لیکن بعض برہم گیانی یا حضرات صوفیہ کی خدمت مین ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہی۔

۳- اڈیٹران اخبار کی خدمت مین بامید تبادلہ و بغرض ریویو ارسال ہوتا ہی

۴- یہ پانچوان رسالہ لیکر خریداری سے انکار کرین وہ ازراہ عنایت ہر چہار نمبر رسالہ نیاز مند وصول شدہ کا زر قیمت فی رسالہ ۴ر کے حساب سے بموجب دفعہ ۶ رسالہ نیاز مند جلد نمبر ۲ مجاریہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء تک بھی ادا کر دین۔

۵- جن صاحبون سے زر قیمت تاریخ خریداری سے اندر سہ ماہ وصول ہو گی وہ بطور پیشگی خیال کیجاویگی اور بعد سہ ماہ کے مابعد۔

۶- جن صاحبون کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہون فی رسالہ چار آنہ معہ محصول ڈاک پاس اڈیٹر کے بھیجکر خرید سکتے ہین۔

۷- خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ سے آنا چاہیے

نیاز مند

مرزا باقر حسین - اڈیٹر و منیجر رسالہ نیاز مند - زین خانہ - باغ مرزا صاحب شہر آگرہ

اشتہار

مطبع ست پرکاش واقع آگرہ محلہ کچہری گھاٹ مین باہتمام پنڈت جوالا پرشاد بھارگو شرما مہتمم مطبع مذکور چارون بید کی شرح سنسکرت و بھاشا جسمین دو ارتھ ہین چھپنا شروع ہو گیا ہی۔ یجر بید چھپ گیا سام بید چھپ رہا ہی۔ قیمت حسب تفصیل ذیل ہی

یجروید سنسکرت ٹیکا ۔ سام وید ماہوار بطور مخزن چھپ رہا ہی ۔ سورتی رہسیہ حصہ اول و دوم و سوم + گیانا نجن شلاکا

قیمت سالانہ

دیانند مت کھنڈن ۔ مہابھارت سنسکرت اردو ۔ ہری بنس سنسکرت اردو + ہری بنس اردو ۔ بھگوت گیتا معہ پنج شرح بھاشا

حضرات صوفیہ کی خدمت مین

التماس

آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ تصوّف کی نسبت شریعت سے کس قسم کی ہے ہر زمانہ مین بادشاہان وقت کی توجّہ صرف علماے ملّت کی جانب رہی ہو۔ حضرات صوفیہ کی ظاہری بگڑی ہوئی صورت پر علماے ظاہر نے کس کس قسم کے قیاس لئے جس کی وجہ سے اس زمانہ مین اگلون کی کوئی کتاب ایسی نظر نہین آتی جسمین تصوّف کے حقائق آزادی کے ساتھ بیان کئے گئے ہون۔

کیا آپ کو اس بات کے ماننے مین تامّل ہو کہ اگلے مقدّس صوفیہ کرام نے اصول اور اغراض تصوّف کو اپنی تصانیف مین قصّہ اور کہانیون کے طرز پر بیان کیا ہو صرف اس وجہ سے کہ زمانہ کو موافق نہ پایا اور تصوّف کو دنیا سے معدوم کرنا منظور نکیا

رسالہ نیازمند کا یہ پانچوان نمبر ہو جو بلا قیمت یعنی بطور نذر ہر ماہ آپ کی خدمت مین شرف ملازمت حاصل کرتا ہو فرمائے معمولات علم مقناطیس حیوانی وروحانی نے مسائل تصوّف کو کیا اس طرح بیان نہین کیا کہ کوئی مخالف دم نہین مار سکتا اگرچہ اس زمانہ کی آزادی حضرات صوفیہ کے لئے بہت مفید ہو تاہم دلی یقین دلانے کے علم میسمریزم کیا عجیب اور قابل قدر والی کے علم ہو کہ جسکا جی چاہے ہزار مرتبہ خود تجربہ کرلے کہ جو کچھ ہم بیان کرچکے ہین یا بیان کرینگے وہ حرف بحرف صحیح ہو۔

المختصر۔ اگر آپ ہمارے رسالۂ نیاز مند کو حضرات صوفیہ کی جانب سے ۳ کا
اور آزاد و کیل خیال کر سکتے ہین تو ریویو سے عزت دیجئے ورنہ دو چار مہینے
آئندہ ملاحظہ فرمائیے۔

اڈیٹر رسالۂ نیاز مند

لایق اڈیٹران کی خدمت مین

التماس

کیا دیس دیس کی خبرون کا انتخاب سنانا یا کسی مروج قانون پر جرح کرنا ہی اڈیٹر
اخبار کا فرض منصبی ہی۔ ہرگز نہین۔

آپ کو ماننا پڑیگا کہ بلا تعصب مذہب اور بلا رعایت قوم آزاد ہو کر پبلک کو
ہر ایک قسم کے حالات سے مطلع کرنا فرض منصبی مین داخل ہی

۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء سے رسالہ نیاز مند آپ کی خدمت شریفہ مین بامید تبادلہ
و بغرض ریمارک ہر ماہ ارسال ہوتا ہی۔ ہم اس بات کی تو شکایت نہین کرتے
کہ بعض اڈیٹران نے تبادلہ مین اپنا اخبار ابھی تک نہین بھیجا مگر یہ بات ہمکو
کہنا اور آپکو خاص توجہ کے ساتھ سننا واجب ہی۔ کیا یہ نیاز مند کسی ریمارک
یا ریویو کے قابل نہین۔

اڈیٹر رسالہ نیاز مند

سلطان الاذکار

ہر ایک شخص جب چاہے خود آزما سکتا ہی کہ اگر مکان مین غل شور نہ ہو تو آنکھ بند کرنے اور چپت لگانے پر کان کے اندر ایک قسم کی مہین اور سہاونی آواز معلوم ہوتی ہی۔
اگرچہ بیماری کی حالت مین یہ آواز صرف اس وجہ سے مسموع نہین ہوتی کہ مریض کی طبیعت خود پریشان ہوتی ہی تاہم اگر مرض چندان بے چین کرنے والا نہو یا انسان مرض کی معمولی بے چینی پر خیال نہ کرے تو صحیح الاجسام اور مریض الاجسام ایک ہی درجہ پر اوس سہاونی آواز کو سُن سکتے ہین۔
ظاہری طور پر خیال کیا جا سکتا ہی کہ چپت لگانے کا نتیجہ شاید قدرتی طور پر یون واقع ہوا ہو کہ جب ذرا دل لگا یا طبیعت کو جمایا خیالات کو یکسو کیا آواز اس طرح مسموع ہونے لگی جیسے اکیلے مکان مین جہان ڈر معلوم ہوا خیالی صورتین آنکھون کے سامنے نظر آنے لگین۔
یہ معمولی خیال صرف وہ لوگ کر سکتے ہین جو تصوف کی ریاضتون سے واقف نہین یا تصوف کے قایل نہین۔
یہ بات قابل لحاظ ہی کہ اگر مکان مین غل و شور نہ ہو تو بلا علم و ارادہ بھی یہ آواز اسی طرح مسموع ہوتی ہی جیسے کہ خیالات کے یکسو کرنے پر سُنائی دیتی ہی اس بنا پر ہر ایک سلیم الطبع اور منصف مزاج شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہی کہ یہ سہاونی آواز صرف چپت لگانیکا قدرتی نتیجہ نہین ہی۔
بعض ناتجربہ کارون نے اپنے نزدیک بڑا اعتراض باوقعت خیال کر لیا ہی کہ قلب کی معمولی اور قدرتی حرکت سے شریان وغیرہ بھی حرکت کرتی ہین اور چونکہ حرکت بغیر شور

آواز بھی پیدا ہوا کرتی ہی ادھر کانون کے خالی مجاری مین ہوا آیا کرتی ہی اسی لئے کانون مین ایک طرح کی گونج سنائی دیتی ہی۔

یہ بالکل سچ ہی کہ کانون کے اندر قلب کی معمولی اور قدرتی حرکت کے سبب ایک طرح کی گونج دن رات بنی رہتی ہی اور اس کا سلسلہ اوسوقت تک قائم رہتا ہی جب تک حیات کا سلسلہ قائم ہی

اس سے پہلے کہ ہم اس معاملہ کو مشرح بیان کرین یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو گونج یا بھنبھناہٹ دن رات مسموع ہوتی ہی کیا اگلے پچھلے مقدس صوفی اسی گونج کو سلطان الاذکار یا سرت شبد کہتے ہین یا اس پردہ کی اوٹ مین کسی اور دل لبھانے والی اور مقدس روح کو جسمانی غلاف سے صاف کرنے والی آواز کو سلطان الاذکار کہتے ہین۔

ہم اس موقع پر اس قضیہ کا فیصلہ تجربہ پر محدود سمجھتے ہین اور یقین دلاتے ہین کہ جو نیکمرد چند روز خود تجربہ کرینگے اونکو اس بات کے ماننے مین انکار نہ ہوگا کہ اس ریاضت کے کرنیوالون نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ عبث رایگان نہین کیا

(ای عزیز) ہم اسوقت اون بزرگون کو برای العین دیکھ رہے ہین جو اس ریاضت کے کرنیوالے **عالم ارواح** مین نہ صرف حیات جاودانی بلکہ **شاہد مقصود** کی ایک خاص قربت حاصل کئے ہوئے ہین۔

ہم کہہ سکتے ہین کہ جن لوگون کا دارومدار علوم ظاہری پر ہی ہی وہ اس تہ کو نہایت مشکل سے معلوم کر سکتے ہین کاش کہ وہ خود تجربہ کرین تو اوسوقت ہماری راستبازی کے اعتراف پر انکار نہ کر سکین گے۔

آپ کہہ سکتے ہین کہ قلب ایک خاص طور پر حرکت کرتا ہی اگر یہ سچ ہی تو ضرور ہی کہ

اسی حرکت سے جو آواز کہ پیدا ہوتی ہی وہ بھی ایک خاص طور کی ہوگی یہ ممکن نہین کہ کسی خاص حرکت پر چند قسم کی آوازین سُنائی دین -

اسمین ذرا شک نہین کہ جب دل لگا کر چند منٹ اس آواز کو سُنئے تو چند قسم کی آوازین جدا جدا مسموع ہوتی ہین -

کیا یہ بات اس قدرتی قاعدہ کے خلاف نہین ہی کہ جب ایک وقت مین ایک قسم کی آوازین پیدا کیجاتی ہین تو سُننے والے کو صرف ایک ہی قسم کی آواز مسموع ہوتی ہی

قطع نظر اسکے سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہی کہ اگر کوئی شایق رات کے آخری حصہ مین چیت لگا کر اس آواز کو سُنے تو بہ نسبت دن کے جلد - آسانی سے - فراوانی سے یہ دل لُبھانے والی آوازین اسی طرح مسموع ہوتی ہین کہ انسان کے دل کو خاص قسم کا اُنس ہوجاتا ہی حالانکہ طبی قواعد کے مطابق بہ نسبت دن کے شب کو قلبی اور شریانی حرکت ضرور کمی ہوتی ہی -

المختصر جو آواز کہ ہر ایک شخص کے کان مین قدرتی طور پر دن رات بنی رہتی ہی اوسکی نسبت حضرات صوفیہ اور برہم گیانیون کا یہ تجربہ ہی کہ اگر قواعد پر پورا لحاظ کیا جاوے تو شاہد مقصود تک رسائی ممکن ہی برہم گیانیون کا خیال ہی کہ سواے اس طریقہ کے انسان بار بار کے جنم مرن سے کسی طرح نجات ہی نہین پا سکتا چیت لگا کر سُننا اور دن رات اسی مین محو رہنا تصوف کے اُصول مذہب کا پہلا سبق ہی صوفیون کی یہ ہی عبادت ہی اور اون کے نزدیک دیگر ورد و وظائف اور نیز معمولی صوم وصلوٰۃ سے تبرہ کر یہ ریاضت خیال کی گئی ہی اسی وجہ سے یہ ریاضت سلطان الاذکار کے نام سے مشہور ہی -

ہم اس امر مین صرف یہ کہہ سکتے ہین کہ اگلے صوفیون نے جس آواز کا سُننا
اُصول مذہب مین داخل کیا بیشک وہ اسی قابل ہو لیکن اس بات کو ہم نہین مان سکتے
ہین کہ علم تصوّف مین جو قواعد کہ سردست تحریر پائے جاتے ہین اون سے اُس
مقدار کی کامیابی ہو سکتی ہو اسلئے کہ اگلے مقدّس صوفیون نے یہ علم سینہ بسینہ
تعلیم کیا ہو اور شاہان زمانہ کے وقت مین شریعت ظاہری کو بڑا عروج رہا ہو۔
اور علماے ملت نے صوفی المذہب لوگون کو اونکی ظاہری بگڑی ہوئی صورت پر
خیال کرکے جہان تک ہو سکا خانہ ویران ہی کیا ہو۔

آپ کہہ سکتے ہین کہ جب ہر زمانہ مین اِن بیچارے صوفیون نے اِس درجہ
اذیت اوٹھائی ہو تو کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہو کہ موجودہ کتب سے کوئی شایق
وہ قواعد اقتباس کر سکے جن سے عروج روحانی ممکن ہو ہان حال کی ریاضتون
سے دماغ کام آلہ نہ رہے تو قرین قیاس ہو۔

(اے عزیز) آپ یہ خیال نہ کرین کہ اس زمانہ مین تصوّف معدوم ہو۔ نہین نہین
ہرگز نہین اوستاد کی ضرورت ہی

اس زمانہ مین بعض صوفی ایسے نظر آتے ہین جو مثل پابندان شریعت ظاہری کے
بعض قسم کے وردو وظائف پڑھنے والے ہین اور اون ریاضتون کی طرف توجہ
نہین کرتے جو سچّے صوفیون سے اونکو سینہ بسینہ پہونچے ہین۔

سلطان الاذکار یا سرت شبد کا مفصّل بیان

وہ آواز جسکے سننے کے لئے اگلے ہزارون صوفیون نے اپنے جان ومال کو

قربان کیا اور اس وقت ہزارون درویش دنیا داری کے لباس اور بعض
مختلف مقامات کے پہاڑی ورژون مین دنیا چھوڑکر نقد جان کا سرمایہ نذر کر رہے ہین
اوسکا پتہ اِس طور پر کہ بنا کئے وھرے معلوم ہو جاوے ہم بتلانے کا اقرار
نہین کرتے اور نہ ہمکو یہ قدرت حاصل ہو کہ ہم تمثیلاً بھی اسکو بیان کرین مگر بکمال
احتیاط اور جانچ پرتال سے وہ سچے قواعد بیان کرتے ہین جن سے کاربرآری
ممکن ہے۔

اس آواز کے سُننے کے واسطے صوفیون نے اپنی اپنی راے کے مطابق
جدا جدا قواعد تجویز کئے ہین ہم صرف اوس قاعدہ کو بیان کرینگے جسپر صوفیون نے
اتفاق ظاہر کیا ہی

جملہ ضرورتون سے فارغ ہو کر جب شکم سیر نہ ہو خاص کر رات کے آخری حصہ مین
نہایت شوق اور اطمینان سے کمر کو سہارا دیکر اس طرح بیٹھو کہ نشست مین کسل نہ ہو
پھر آنکھین بند کرو اور کانون کے ہر دو سوراخون کو انگوٹھون سے اس طرح
بند کرو کہ باہر کی کوئی اتفاقی آواز اندر جا کر تم کو اپنی جانب متوجہ نہ کر سکے اور اس بات کا
خیال رکھو کہ اندرونی آنکھ سے کیا دکھائی دیتا ہی اور اندرونی کانون سے کیا سُنائی دیتا ہی۔
جو آواز کہ نہایت ہی دور کی سُنائی دے اوسکو ذکر قلبی کے ساتھ اسطرح ورد کرتے رہو
کہ زبان کو اپنا کام کرنا نہ پڑے پھر اگر چند روز کے بعد کوئی اَور آواز اوس سے بھی زیادہ
دوری کی سُنائی دے تو پہلے ورد کو فوراً ترک کر دو اور اس نئی آواز کو بدستور سابق عملدرآمد
رکھو تاکہ اس طرح روزانہ عملدرآمد کرنیکے سبب معراج روحانی ہوتا رہے
سب سے زیادہ ضروری بات جس کے خیال رکھنے پر ترقی محدود ہی وہ یہ ہی کہ جو کچھ

نظر آوے یا مسموع ہو اوسپر دل مطلق نہ لگانا چاہئے۔

صاحب ریاضت کو یہ سبق یاد رہے کہ وہ وقت ریاضت اپنے تئین مثل مسافر کے جانے یعنی جس طرح مسافر دوران سفر مین بہت کچھ دیکھتے ہین مگر اونکی چشم ارادت صرف اوسی ٹھکانے پر جمی ہوئی ہوتی ہی جہان اونکو جانا ہی

بعض بزرگ درویش طالب کو اونچے ٹھکانون کی کوئی خاص آواز پہلے بتلا دیتے ہین اسمین طالب کو جو فائدہ کہ ایک عرصہ کے بعد ہونے والا ہوتا ہی وہ چار دن پہلے ہی ہو جاتا ہی۔

(ای عزیز) اونچے ٹھکانون کی کوئی خاص آواز پہلے سے تعلیم کرنا فی نفسہ برا نہین ہی بشرطیکہ وہ مرشد جس نے بتلایا ہی اوسکو واقعی طور پر اونچے ٹھکانون کی آواز بذات خود مسموع ہوئی ہو سوا اسکے اگر پہلے سے کوئی خاص ورد تفہیم کر دیا جاوے تو اس امر کی تصدیق کرنا کہ طالب واقعی اون منازل تک پہونچا ہی یا نہین جہان کی رسائی بیان کرتا ہی سخت مشکل ہی۔

سچے مرشد البتہ معلوم کر سکتے ہین کہ اونکے مرید یا طالب کس کس مقام پر پہونچے ہین اور کس کس مقدار تک تصوّف حاصل کر چکے ہین۔

بہرحال ہم پہلے سے بتلانے کو پسند نہین کرتے البتہ یہ کہہ سکتے ہین کہ باخدا درویش اگر اپنے طالب یا مرید مین عشق دیکھین تو اوس صورت مین پہلے سے تعلیم کرنا برا نہین۔

توہیم

اس درس مین ہم نے ابھی بیان کیا ہی کہ اوس قدرتی اور دل لبھانیوالی آواز کو

سُننے سے کانون کو اس طور پر بند کرنا ضروری ہے کہ باہر کی کوئی اتفاقی آواز اندر پہونچکر طبیعت کو اپنی جانب متوجہ نہ کر سکے

آپ یہ سوال کر سکتے ہین کہ اس طور پر عملدرآمد کرنے سے دو قباحتین لازم آتی ہین۔

اولاً۔ دوران ریاضت مین یہ خیال رکھنا کہ کانون کے سوراخ اس طرح بند رہین کہ باہر کی آواز اندر نہ جا سکے طبیعت کو یکسو رکھنے کے لیئے سخت مانع ہے۔

ثانیاً۔ کانون کے سوراخ جب اس طریقہ سے بند کیئے جاتے ہین تو دونون ہاتھون کو اس ڈھب رکھنا پڑتا ہے کہ وہ تکلیف سے خالی نہین گرفت کے قابل صرف یہ بات ہے کہ اس طور پر تکلیف ہونے کے سبب آخر نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے کہ طبیعت یکسو نہین رہتی۔

جواب۔ یہ طریقہ صرف اون لوگون کے لیئے خاص کیا گیا ہے جو شاہد مقصود کے نام پر اپنہ نقد جان نذر کر چکے ہین۔ ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی تکلیفون پر عشق پیشہ لوگون کو خبر ہی کب ہوتی ہے۔

تاہم ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ سلطان الاذکار کو بے عیب کرنے کے لیئے ترمیم کا لحاظ رکھنا ضروری بات ہے

(ای عزیز) کسی نرم دھات کو اسطرح موڑ کر کہ نصف دائرہ بنجاوے اور دونون سرے اس طور پر بنائے جاوین کہ جو انگوٹھون کی شکل ہون اگر گردن کے پیچھے گھما کر اس طرح لگائے جاوین کہ وہ دونون سرے دونون کانون کی **ھکیون** پر جم کر دونون سوراخون کو بند کرلین تو یقیناً اس تدبیر سے وہ نقصان نہ ہون گے۔

اب ہم اس بات کو بیان کرتے ہین کہ علم تصوّف کے بعض فروعی مسائل ہین اختلاف ہی مگر نتیجہ ہین اتحاد ہی۔

فروعی مسائل ہین اختلاف ہونے کا سبب واقعی صرف اس وجہ سے ہی کہ صاحبان ریاضت جس جس راستہ سے خاص خاص مقامات پر پہونچے ہین اون راستون کی درمیانی کیفیتین جدا جدا ہین

چونکہ اصل قواعد اور اغراض تصوّف ایک ہی ہین۔ اسوجہ سے نفس تصوّف ہین مطلق اختلاف نہین ہی

مذکورہ بالا قاعدہ پر ہردلعزیز اور سچّا ریمارک

اسمین شک نہین کہ جو قاعدہ اسوقت بیان کیا گیا ہی وہ شاہد مقصود تک رسائی پیدا کرنے کے لئے بہت ہی کچھ مفید ہی لیکن یہ یاد رکھنا کہ جب تک طالب کو عشق حقیقی یعنی عشق بے غرض نہو اوسوقت تک اس ریاضت سے کچھ بھی فائدہ نہوگا سوا اسکے یہ بھی نہایت ضرور ہی کہ مرشد کامل کی عنایت ہو۔

اس درس کو مکمّل کرنے کے لئے مناسب ہی کہ عشق بےغرض حاصل کرنے کے لئے قواعد بھی بیان کرین لیکن چونکہ یہ درس بذات خود وسیع ہی لہذا آیندہ کے کسی نمبر مین شائع کیا جاویگا تاہم اتنا کہنا نہایت ضرور ہی کہ عاشقان خدا کی صحبت مین رہنا عشق پیدا کرنیکے لئے عمدہ ڈھنگ ہی

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ اس ریاضت سے کون کون سے نقصان ہوا کرتے ہین جو نقصان کہ ہم بیان کرنیوالے ہین اونکا خلاصہ اسطرح پر سمجھنا چاہیئے کہ اس قسم کی ریاضت سے

حرارت عزیزی بہت سلب ہوتی ہو اسی وجہ سے جوانی مین بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جاتے ہین اور جوانی کی قوتین رو بکمی ہو جاتی ہین البتہ انسان کے خیالات یعنی نفس امّارہ کی نامعقول حرص وہوا دل و دماغ سے کنارہ کشی کرنے لگتی ہی-

اسکی ایک معقول وجہ یہ ہی ہی کہ جسم کی حرارت کو جو زیادہ تر کانون سے نکلتی ہی وہ ریاضت کے وقت رُکنے سے مادّہ شہوت کو کمزور کر دیتی ہی جسپر نفس امّارہ کی جملہ قوتین محدود ہین - سوا اس نقصان کے جسکا اثر صرف شہوت پرست لوگون کی ہی نظر مین بُرا معلوم ہو سکتا ہی ایک اَور بھی نقصان ہی یعنی ایسی ریاضت کرنیوالے ضعف معدہ اور قبض وغیرہ مین مبتلا رہتے ہین پہ اگر بُرا ہی تو صرف اونکے نزدیک جو شکم پرست ہین

شروع زمانہ سے صاحبان تصوّف یا برہم گیان شایق کو اس بات کی سخت ممانعت کرتے رہے ہین کہ طالب شراب اور گوشت کا استعمال کسی وقت مین نہ کرے اور اس کی وجہ اس قسم کی بیان کی گئی ہی جو مذہبی خیال سے تعلق رکھتی ہی اسس قابل ہرگز نہین کہ مختلف مذاہب کے شایقون کو اطمینان دلا سکے -

بیشک شراب وکباب اسوجہ سے نہایت زبون ہی کہ یہ دونون چیزین مادہ شہوت کو اُکسانیوالی ہین اس بنا پر نہ صرف شراب اور کباب بلکہ جملہ اشیاء جو مادّہ شہوت کو مشتعل کرنے والی ہین وہ عام طور پر بھی استعمال کے لایق نہین ہین

(ای عزیز) شراب وکباب اسس مقدار پر یا اس طور پر استعمال کرنا جسکا ایسا اثر نہ ہو کھانے پینے مین نقصان نہین ہی مگر کھانے کی بہ نسبت نہ کھانا نہایت ہی بہتر ہی

(ای عزیز) اب ہم ایک خاص تدبیر بیان کرتے ہین جس کے ذریعہ سے طالب یا شایق اون آوازون کو اچھی طرح سُن سکے -

اوّل - جب تک مرشد نہ ملے اس ریاضت کو ہرگز نہ کرنا چاہیے

دوم - جہاں تک ہو سکے مرشد کے ساتھ رہکر یہ ریاضت کرنا چاہیے

سوم - جس طور پر ہو سکے مرشد کو اس بات پر راضی کرنا ضرور ہی کہ وہ اپنی کشش سے نیچے کے خاص خاص منازل آپ طے کرادے۔

چہارم - اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر علم مقناطیس حیوانی و روحانی (جسکو اس زمانہ کے لوگ **میسمرزم** کہتے ہین) کے اون جدید قواعد پر عملدرآمد کیا جاوے جن کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی بذات خود پیدا ہو سکتا ہی پیدا کرکے اگر وہ آواز سننے کے لئے توجہ کی جاوے تو جلد عمدہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہی۔

یہ یاد رہے کہ عشق بیغرض کی ضرورت اس طریقہ مین بھی ضرور ہی

—— • ✻ ✻ ✻ • ——

پندرہ فروری ۱۹۰۸ء کو **نیاز مند** بمضامین ذیل

شائع ہوگا

(۱) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ۔

(۲) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کسی شریعت کے خلاف نہین ہی۔

(۳) بغیر علم مقناطیس حیوانی و روحانی ہر ایک شریعت نامکمل ہی۔

نیاز مند

مرزا باقر حسین

२- जीवाकर्षण विद्या किसी कर्म काण्ड से विरुद्ध नहीं-
३- जीवाकर्षण विना प्रत्येक कर्म काण्ड पूर्णता को प्राप्त नहीं

नियाज़ मन्द
मिर्ज़ा बाक़रहुसेन

है वह किसी न किसी मत से सम्बंध रखता है इसलिये प्रत्येक मत के अभ्यासियों का संतुष्ट कर सके॥

निस्संदेह मांस मदिरा इसलिये अधिक बुरे हैं कि काम को प्रदीप्त करने वाले हैं किन्तु केवल मांस मदिरा ही नहीं जो काम को प्रदीप्त करने वाले हैं वे खाने पीने के योग्य नहीं॥

मांस मदिरा इतना और इस विधि से सेवन करना जिससे काम की चेष्टा न हो बुरे नहीं तो भी भक्षण पान से त्याग ही अत्यंत श्रेष्ठ है॥

हे अज़ीज़ अब हम उन शब्दों के सुनने के लिये विशेष नियम बतलाते हैं।

प्रथम — जब तक गुरु न मिले इस अभ्यास को कभी न करे

द्वितीय — जहां तक हो सके गुरु की सेवा में यह अभ्यास करना चाहिये।

तृतीय — जैसे बने गुरु को इस बात पर राज़ी करना अवश्य है कि वह अपने जीवात्मक आकर्षण शक्ति से विशेष धाम दिखा भला दे।

चतुर्थ — इस में कुछ संदेह नहीं जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरिज़्म के उन नये नियमों पर बर्ताव करने से जिनके द्वारा अपने ऊपर योगावस्था प्रगट हो सक्ती है प्रगट करके यदि वह शब्द सुनने की इच्छा कीजाय तो शीघ्र उत्तम फल प्राप्त हो सक्ता है यह याद रहे कि परम प्रेम की आवश्यकता इस रीति में भी है॥

---

१५ जनवरी सन् १८९१ ई० को नियाज़मन्द निम्न लिखित आशयों पर प्रकाशित होगा॥

१- जीवाकर्षण विद्या के प्रत्येक नाम और उनकी निरुक्ति॥

ऊपर के नियम पर सर्व प्रिय और सच्चा रिमार्क

इस में सन्देह नहीं जो नियम इस अवसर पर कहा गया है वह परम तत्व तक पहुंच प्राप्त करने के लिये अधिक लाभ कारी है परन्तु यह स्मरण रखना कि जब तक अधिकारी को परम भक्ति न हो उस समय तक इस अभ्यास से कुछ लाभ न होगा सिवाय इसके कि यह भी अति आवश्यक है कि गुरु की कृपा हो इस कथन को पूरा करने के लिये उचित है कि परम प्रेम प्राप्त करने के नियम भी वर्णन करैं परन्तु यह कथन आप ही विस्तृत है हम किसी नम्बर में प्रकाशित करैंगे तोभी इतना कहना अत्यावश्यक है कि भक्त जनों की सेवा में रहना परम प्रेम प्राप्ति के लिये अच्छा ढंग है।

अब हम यह कहते हैं कि इस अभ्यास से क्या हानि हुआ करती है जिस का संक्षेप यह है कि जठराग्नि अधिक न्यून होती है हां शारीरिक रुचि मन से नित्य दूर होती जाती है॥

मानने योग्य कारण यह है कि शरीर की उष्णता जो कानों के छिद्र से बाहर निकला करती हैं वह अभ्यास के समय रुकने से विषय शक्ति को निर्मल कर देती है जिस से काम शक्तियां स्थापित हैं॥

इस हानि के सिवाय जिस का गुण केवल कामी पुरुषों की दृष्टि में बुरा जान पड़ता है एक और भी हानि है कि ऐसे अभ्यासी मंदाग्नि आदि रोग में फंसे रहते हैं यदि यह बुरा है तो केवल उदर पोषकों को॥

आदि से योगाभ्यासियों को मांस मदिरा का सेवन अत्यन्त निषेध करते रहे हैं और इस का कारण जो वर्णन किया गया

सम्पर्य है कि बाहर के शब्दादि मन को अपनी ओर आकर्षण न कर सकें ॥

इस अवसर पर आप कहेंगे कि अभ्यास में ऐसा करने के कारण दो दिक्कतें सिद्ध होती हैं ॥

प्रथम - अभ्यास में यह ध्यान रखना कि कानों के छिद्र इस प्रकार वन्द रहें कि बाहर का शब्द भीतर न जा सके मन की एकाग्रता में अति विघ्न कारक है ॥

द्वितीय - कानों के छिद्र यदि इस प्रकार बन्द किये जाते हैं कि दोनों हाथों को इस ढव रखना पड़ता है जिस में उन को कष्ट होना प्रत्यक्ष है तर्क योग्य यह बात है कि इस प्रकार कष्ट होने के कारण अन्त में मन एकाग्र नहीं रहता ॥

उत्तर - यह नियम केवल उन्हीं लोगों के लिये है जो इष्ट तत्व के नाम पर अपना तन मन धन अर्पण कर चुके हैं ऐसे छोटे २ कष्टों पर भक्त जनों को कब ध्यान होता है ॥

तोभी हम कह सके हैं कि श्रुत शब्द अभ्यास को निर्दोष करने के लिये परिशोधन पर ध्यान रखना अवश्य है ॥

हे अज़ीज़ किसी कोमल धातु को इस प्रकार मोड़ कर कि वृत्तार्द्ध बन जाय और दोनों सिरे ऐसे बनाये जावें कि जो अंगूठों के समान हों यदि गर्दन के पीछे घुमा कर यों लगा लिये जावें कि वे दोनों सिरे कानों की सुर्कियों पर जम कर दोनों छिद्रों को वन्द कर लें तो अवश्य निर्विघ्न होंगे ॥

हम इस बात को कहते हैं कि किसी योगी को मुख्य योग में विरोध नहीं हां किसी २ काल में कुछ योंही सा विरोध है क्योंकि जो योगी जिस मार्ग से जिस धाम को गया है उसने मार्ग की अद्भुत लीला वर्णन की है ॥

परन्तु मुख्य नियम और योग संबंधी प्रयोजन एक ही है इसलिये मुख्य योग में मानो कुछ विरोध नहीं ॥

छोड़ दे और इस नवीन शब्द को स्मरण करने लगे इस प्रकार अनुष्ठान करने से नित्य जीवात्मा को ऊर्ध्व गति प्राप्ति होती रहेगी ॥

अत्यन्त आवश्यक बात जिस पर ध्यान रखने से ऊर्ध्वगति संभव हो यह है कि जो कुछ दिखाई दे या सुनाई दे उस पर मन न लगाना चाहिये ॥

अभ्यासी को यह बात याद रहे कि वह अभ्यास के समय आप को पथिक के समान जाने मानो जैसे पथिक पर्य्यटन में बहुत कुछ देखते हैं सुनते हैं परन्तु उनके मन की दृष्टि उसी स्थान पर जमी होती है जहां उनको जाना है॥

कोई २ साधु शिष्यों को ऊंचे देशों के शब्द पहिले से बतला देते हैं इस से शिष्यों को जो लाभ कि एक समय के पीछे होने वाला होता है वह चार दिन पहिले ही होजाता है ॥

हे अज़ीज़ ऊंचे ठिकानों का कोई खास शब्द पहिले से उपदेश करना तो बुरा नहीं परन्तु गुरु पूरा चाहिये नहीं तो शिष्यों की जीवात्मक ऊर्ध्वगति का निश्चय करना असंभव है॥

सच्चे गुरु जान सक्ते हैं कि उनके शिष्य किस २ धाम पर पहुंचे और कितनी ऊर्ध्व गति प्राप्त कर चुके हैं ॥

प्रत्येक अवस्था में हम पहिले से उपदेश करना उचित नहीं जानते परन्तु यह कह सक्ते हैं कि भक्त जन योगी यदि अपने शिष्यों को प्रेमी देखें तो पहिले से उपदेश देना बुरा नहीं है ॥

परिशोधन

अभी हम कह चुके हैं कि उस दैवी मनोहर शब्द को सुनने के लिये कानों को इस प्रकार बन्द करना अ

सुलतानुल अज़कार या श्रुत शब्द का सविस्तार वर्णन

वह शब्द जिस के श्रवणार्थ अगले सहस्त्रों योगियों ने अपने तन मन को अर्पण किया और इस समय हज़ारों भक्त सांसारिक वेष और कोई २ पहाड़ी गुफाओं में दुनियां से अलग होकर जीव धन को मन से अर्पण कर रहे हैं उसका पता इस विधि से कि विना अनुष्ठान ज्ञात हो जाय हम बतलाने की हामी नहीं भरते और न हम को यह सामर्थ्य है हम दृष्टान्त से भी इस को वर्णन करें परन्तु अधिक सावधानी और जांच परताल से वे सच्चे नियम बर्णन करते हैं जिन से कार्य्य सिद्ध संभव है।

इस शब्द श्रवण के लिये योगियों ने अपनी अपनी बुद्धि के अनुसार पृथक् २ नियम नियत किये हैं परन्तु हम केवल उस नियम को कहेंगे जिस पर योगियों ने संम्मति प्रगट की ॥

प्रत्येक आवश्यकताओं से निश्चित हो कर यदि उदर पूर्ण न हो रात्रि के अन्तिम भाग में अधिक प्रेम से कटि को सहारा देकर इस प्रकार बैठो कि बैठने में कष्ट न हो फिर नेत्रों को बन्द करो और कानों के दोनों छिद्र को अंगूठों से इस प्रकार बन्द कर लो कि बाहर का शब्द आदि सुनाई देकर अपनी ओर आकर्षण करे और इस बात का ध्यान रक्खो कि ज्ञान चक्षु से क्या दिखाई देता है और भीतर श्रोत्र से क्या सुनाई देता है॥

जो शब्द अधिक दूर से सुनाई दे उसको मन में स्मरण करते रहो फिर यदि थोड़े दिन पीछे कोई और शब्द उस से भी अधिक दूर का सुनाई दे तो पहले स्मरण को तुरंत

चित्त लगाकर सुनना और प्रतिदिन इसी में लीन रहना योग के नियम का पहिला पाठ है योगियों का यही तप है उनके निकट दूसरे पाठ और नित्य जपादि से बढ़कर यह तप विचारा गया है इसी कारण से यह तप सुल्तानुल अज़कार के नाम से विख्यात है॥

इस बिषय में केवल यह कह सक्ते हैं कि अगले योगियों ने जिस शब्द श्रवण को योग नियम में प्रतिष्ठा किया निस्सन्देह वह इसी के योग्य है परन्तु इस बात को हम नहीं मान सक्ते हैं कि योग विद्या में जो नियम लिखे पाये जाते हैं उन से इतनी सिद्धि हो सक्ती है इसलिये कि अगले पवित्र योगियों ने इस विद्या को हृदय से हृदय को उपदेश किया है और राजाओं के समय में कर्म काण्ड का बड़ा प्रचार रहा है और कर्मकाण्डियों ने वेदान्तियों को उनके बाहरी बिगड़े रूप पर ध्यान करके जहां तक होसका उनको पीड़ित भी किया है॥

आप कह सक्ते हैं कि जब प्रत्येक काल में इन बेदान्तियों ने ऐसा कष्ट उठाया है तो कैसे मान सक्ते हैं कि कोई प्रेमी उपस्थित पुस्तकों से वे नियम प्राप्त कर सके जिनसे जीवात्मा की ऊर्ध्व गति संभव हो हां वर्त्तमान काल के तपों से इंद्रियों में बिगाड़ हो जावे तो आश्चर्य नहीं॥

हे अज़ीज़ आप यह न जाने कि इस काल में वेदन्त विद्या नष्ट प्रायः है नहीं नहीं कदापि नहीं गुरु की आवश्यकता है॥

इस काल में कोई२ वेदान्ती ऐसे हैं जो कर्म काण्डियों के किसी प्रकार पाठ जपादि के पाठक या जापक हैं और उन अभ्यासों की ओर चित्त नहीं लगाते जो उनको सच्चे योगियों द्वारा परम्परा से प्राप्त है॥

मय हमारे सत्य अनुष्ठान के मानने में निषेध न कर सकेंगे।
आप कह सक्ते हैं कि मन एक विशेष रीति पर गति करता है यदि यह सत्य है तो अवश्य है कि इस गति से जो शब्द उत्पन्न होता है वह भी एक विशेष विधि का होगा- यह संभव नहीं कि किसी विशेष गति पर कई प्रकार के शब्द सुनाई दें॥

इस में कुछ सन्देह नहीं जब मन लगाकर कई मिनट तक इस शब्द को सुनिये तो कई प्रकार के शब्द पृथक २ सुने जाते हैं॥

क्या यह बात इस देवी नियम के बिपरीत नहीं है जब एक समय में कई प्रकार के शब्द उत्पन्न किये जाते हैं तो सुनने वाले को केवल एक ही प्रकार का शब्द सुनने में आता है।

सिवाय इसके सब से अधिक आश्चर्य की बात यह है कि यदि कोई प्रेमी ब्रह्म मुहूर्त्त में चित्त लगाकर इस शब्द को सुने तो दिन से रात्रि में शीघ्र सरलता अधिकता से ये मनोहर शब्द इस प्रकार सुने जाते हैं कि मनुष्य के मन को विशेष प्रकार की प्रीति होजाती है वस्तुतः वैद्यक के नियमानुसार दिन से रात्रि को मन और नाड़ियों की गति अवश्य घट जाती है।

संक्षेपतः जो शब्द प्रत्येक मनुष्य के कान में देवी विधि से दिन रात्रि बना रहता है उस के विषय में सूफ़ियों और ब्रह्मज्ञानियों की यह परीक्षा है कि यदि नियमों पर पूरा ध्यान किया जावे तो इष्ट तत्व तक पहुंच होनी संभव है ब्रह्मज्ञानियों का विचार है कि मनुष्य इस विधि के सिवाय वारम्बार के जन्म मरण से किसी प्रकार मुक्त नहीं हो सक्ता॥

आदि भी गति करती हैं और जो कि गति पर थोड़ा बहुत शब्द भी प्रगट हुआ करता है और इधर कानों के गोल कों में बायु आया जाया करती है इसी लिये कानों में एक प्रकार की गूंज सुनाई देती है ॥

यह सत्य है कि कानों के मध्य मन की स्वाभाविक और दैवी गति के कारण एक प्रकार की गूंज दिन राति बनी रहती है और इस की स्थिति उस समय तक बनी रहती है जब तक जीवित बर्त्तमान है ॥

इस से पहिले कि हम इस बात को सविस्तार बर्णन करें ऐसा समझना चाहिये कि जो गूंज या भिनभिनाहट दिन रात सुनाई देती है क्या अगले पवित्र योगी इसी गूंज को सुल्तानुल अज़्कार अथवा अनाहत शब्द कहते थे या इस परदे की ओट में किसी और मनोहर और पवित्र आत्मा को शारीरिक खोल से शुद्ध करने वाले शब्द को सुल्तानुल अज़्कार कहते हैं

हम इस अवसर पर झगड़े का न्याय केवल परीक्षा पर आधीन समझते हैं और निश्चय दिलाते हैं कि जो महाशय थोड़े दिन परीक्षा करेंगे उनको इस बात के मानने में निशेध न होगा कि इस अभ्यास के करने वालों ने अपनी अवस्था का सब से बड़ा भाग निष्फल नहीं किया ॥

हे अज़ीज़ हम इस अवसर पर उन महाशयों को प्रत्यक्ष देख रहे हैं कि योगाभ्यासी स्वर्ग में नित्य जीवत को किन्तु इष्ट तत्व की समीपता को प्राप्त हैं।

हम कह सक्ते हैं कि जिन मनुष्यों का बर्ताव कर्मकाण्ड पर सम्बंधित है वे इस सिद्धान्त को अति कठिनता से समझ सक्ते हैं यदि वे आप परीक्षा करें तो उस स

अनाहत शब्द

प्रत्येक मनुष्य जब चाहे परीक्षा कर सक्ता है कि यदि स्थान में शब्द आदि न हो तो नेत्र बन्द करने और चित्त लगाने पर कान के मध्य एक प्रकार का सूक्ष्म और मनोरंजन शब्द ज्ञात होता है यद्यपि रोग की अवस्था में ये शब्द केवल इस कारण सुनाई नहीं देते कि रोगियों का मन व्याकुल होता है तो भी यदि रोग अधिक अचैन करने वाला न हो अथवा मनुष्य रोग की स्वाभाविक व्याकुलता पर ध्यान न करे तो रोग हीन और रोगी एक ही प्रकार पर उन सुहावने शब्दों को सुन सक्ते हैं ॥

प्रत्यक्ष विधि पर सन्देह किया जा सक्ता है कि चित्त लगाने का फल कदाचित् स्वाभाविक विधि से यों प्रगट हुआ हो कि यदि मन लगाया चित्त जमाया ध्यान किया शब्द सुनाई दिया जैसे एक स्थान में भय लगा कल्पित रूप दृष्टि में आने लगे यह स्वाभाविक अनुमान केवल वे पुरुष ही कर सक्ते हैं जो वेदान्त के अज्ञ हैं या वेदान्त के बिरोधी हैं यह बात बिचारने योग्य है कि यदि स्थान में शब्द आदि न हो तो विना ज्ञान और इच्छा के यह शब्द इसी प्रकार सुनाई देते हैं जैसे ध्यान लगाने से सुने जाते हैं इस पर प्रत्येक शांतिचित्त और न्याय कारी मनुष्य समझ सक्ते हैं कि ये सुहावने शब्द केवल चित्त लगाने को दैवी फल नहीं है ॥

किसी २ अपरीक्षकों ने अपने निकट यह शंका मानली है कि मन की स्वाभाविक और दैवी गति से नाड़ी

योग्य एडीटरों से निवेदन

क्या देश २ के समाचारों का संग्रह सुनाना या किसी प्रचलित नियम कानून पर तर्क करनाही संपादकों का अधिकार है कदापि नहीं- आप को मानना पड़ेगा कि मत और जाति के पक्ष को छोड़ स्वाधीन होकर मनुष्यों को प्रत्येक विषय से ज्ञात करना अवश्य अधिकार है॥

१५ सितम्बर सन १८९० ई० से रिसाले नियाज़मन्द आप की सेवा में बदले और रिमार्क की आशा पर प्रति मास पहुंचता है हम इस बात को तो नहीं कहते कि दो चार सम्पादकों ने बदले में अख़बार अभी तक नहीं भेजा परन्तु यह बात हम को कहना और आप को विशेष ध्यान के साथ सुनना उचित है- क्या यह नियाज़मन्द किसी रिमार्क या रिबियू के योग्य नहीं॥

एडीटर नियाज़मन्द

वेदांतियों से निवेदन

आप यह कह सक्ते हैं कि वेदान्त का सम्बंध कर्म्म काण्डसे कैसा है प्रत्येक काल में समय के महाराजाओं की दृष्टि केवल कर्म कांड के उपासकों की ओर रही है वेदांतियों के बाह्य बिगडे हुए रूप पर कर्म कांडी उपासकों के अनुमान किस २ प्रकार के रहे जिसके कारण इस समय में पूर्व पुरुषों की कोई पुस्तक ऐसी दृष्टि नहीं पड़ती जिस में ब्रह्म ज्ञानके सत्यार्थ स्वाधीनता के साथ बर्णन किये हों ॥

क्या आप को इस बात के मानने में संकोच है कि अगले पवित्र वेदान्तियों ने नियम और प्रयोजनों को अपनी रचित पुस्तकों में इतिहासों की विधिपर वर्णन किया है केवल इस कारण से कि समय के अनुकूल न पाया और ब्रह्म ज्ञानको संसार से नष्ट करना अंगीकार न किया ॥

रिसाले नियाज़मन्द का यह पांचवां नम्बर है जो बिनामूल्य भेटवत् प्रतिमास आप की सेवा में पहुंचता है॥

योग विद्या के अनुष्ठान पात्रों ने वेदान्त को इस प्रकार बर्णन नहीं किया कि कोई बिरोधी तर्क नहीं कर सक्ता ॥

यदि इस समय की स्वाधीनता वेदान्तियों के लिये लाभकारी है तौ भी मन के निश्चय दिलाने को मेस्मरज़्म विद्या कैसी अद्भुत और प्रतिष्ठा योग्य है कि जिसका जी चाहे सहस्त्र बार परीक्षा करले कि जो कुछ हम कह चुके वह सब सुद्ध है ॥

संक्षेप यह है कि यदि आप हमारे रिसाले नियाज़मन्द को वेदान्तियों की ओर से सच्चा और स्वाधीन वकील जान सक्ते हैं तो रिवियू देने से प्रतिष्ठित कीजिये अथवा दो चार महीने और देखिये ॥ एडीटर रिसाले नियाज़मन्द

नियम

१- यह रिसाला प्रति मास की १५ तारीख को प्रकाशित होता है
२- वार्षिक मूल्य डाक व्यय सहित ३) रु० पूर्व और तत्पश्चात् ५) रु० हैं परन्तु दस्तगामी और हुज़रात सूफ़ियः को विना मूल्य अर्पण होगा।
३- समाचार पत्र के सम्पादकों को बदले और रिमार्क की आशा पर भेजा जाता है
४- जो महाशय इस पांचवें रिसाले को लेकर ख़रीदारी से इनकार करें वे कृपा कर चारों रिसाले आप का मूल्य फ़ी रिसाला ।) के हिसाब से दफ़्ई जिल्द १ नम्बर २ तारीख १५ अक्तूबर के रिसाले के अनुसार भेज दें॥
५- जिन महाशयों से मूल्य धन तारीख़ ख़रीदारी से तीन मास के भीतर आवेगा वे पूर्व देने के योग्य जाने जायंगे और जो तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात् जाने जायंगे॥
६- जिन महाशयों को पिछले रिसालों की आवश्यकी हो तो प्रति रिसाले ।) डाक व्यय सहित भेजकर ख़रीद कर सक्ते हैं।
७- चिट्ठी पत्री पेड के द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी कार्ड केवल सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें॥

मिर्ज़ा बाकर हुसेन सम्पादक रिसाले नियाजमन्द
ज़ीनख़ाना बाग़ मिर्ज़ा साहिब शहर आगरा

रिसाले

पांचवां नम्बर पहली जिल्द

१५ जनवरी सन् १८९१

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरिज़्म के द्वारा विद्या सम्बंधी विषय और प्रबंधों का अनुसन्धान है जिसको मिर्ज़ा बाकर हुसेन ने ग्यारह वर्ष की परीक्षा के पीछे अपने मित्रवर्गों की प्रेरणा से सर्व जनोपकारार्थ शुद्ध उर्दू और प्रचलित हिन्दीभाषा में प्रकाशित किया

यह पांचवां रिसाला नियाज़मन्द है जिसमें योगीने श्रुत शब्द का सविस्तर वर्णन केवल योगावस्था में इस प्रकार किया और इस विधि के हानि लाभ से साधारण लोगों को ज्ञात किया है

आगरा

मेडीकल प्रेस में बएहतमाम मुंशी अमीरुद्दीन अहमद के बड़ी शुद्धता पूर्वक छापा गया॥

जनवरी सन् १८९१ ई०